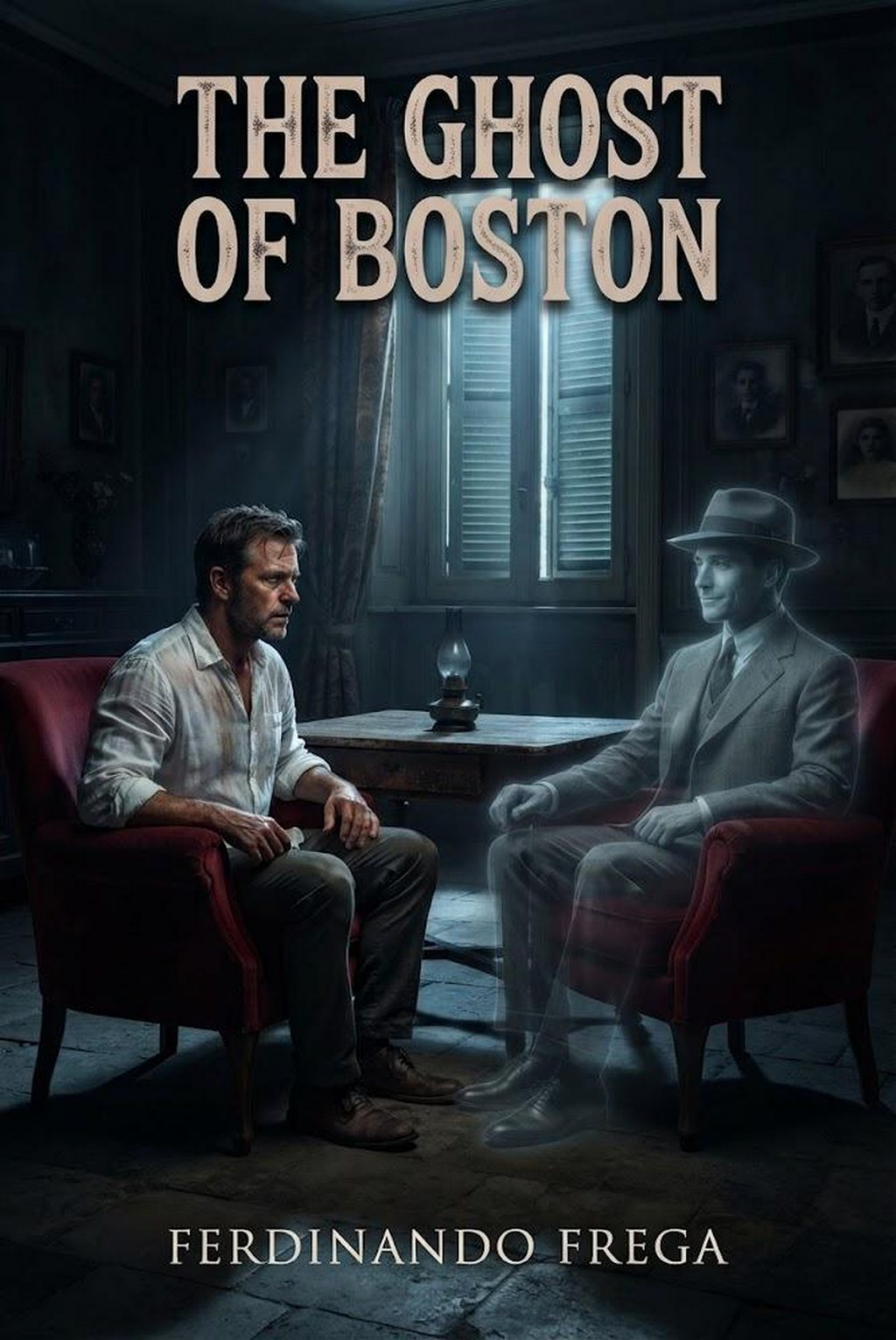


THE GHOST OF BOSTON

A movie poster for 'The Ghost of Boston'. The scene is set in a dark, atmospheric room with stone walls and several framed portraits. Two men are seated in red armchairs, facing each other. The man on the left is a living man with a beard, wearing a light-colored button-down shirt and dark trousers. The man on the right is a ghostly figure, appearing translucent, wearing a grey suit and a fedora. Between them is a small wooden table with a lit oil lamp. Light from a window with shutters in the background illuminates the scene.

FERDINANDO FREGA

بوسٹن کا بھوت

THE SYSTEM · 12

جب تم اپنی زندگی کے آخری دو برسوں کی بات کرتے ہو تو تم محض ایک آغاز اور ایک انجام کو پھر سے نہیں دہرا رہے ہوتے۔ تم ٹوٹنے کے ایک ایسے مقام کو بیان کر رہے ہوتے ہو جہاں سے کوئی واپسی نہیں، صرف تقدیر ہے، بالکل میری اپنی تقدیر کی طرح۔

یہ تقریباً ایک منتر بن چکا تھا۔ جب بھی کوئی سوچتا کہ تم کون ہو، جواب خود بخود آ جاتا، بہتوں کے لیے مانوس، مگر صحیح معنوں میں صرف چند ہی اسے سمجھتے تھے۔

کچھ اور نہیں، بس کوئی ایسا ہونا جس کے وجود کی کسی کو توقع نہیں، اور پھر بھی تم وہاں موجود ہو۔ اور ہمارا نام ایک ہی ہے۔

اُس وجود کی پہلی سچی گواہ میری بیٹی جورجیا تھی، تئیس برس کی، جو اپنے نچلے اعضا کے جزوی فالج کے ساتھ جی رہی تھی، پیدائش کا ایک تحفہ، جس کی وجہ تاخیر سے ہونے والی زچگی اور، شاید، توجہ کی کمی تھی۔

اُس کا غصہ میرا چیلنج بن گیا، وہی غصہ جو میں کبھی اپنی ماں کی قبر پر چھوڑ آیا تھا اور بعد میں اُس میں دوبارہ پا لیا۔ وہ مجھے للکارنے، میرا سامنا کرنے، میرے رویے کی ہر وہ بات مجھے بتانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی جو اُسے ناگوار گزرتی تھی۔ اُس کی پرورش اُس کی ماں نے کی تھی، ایک سادہ اور تعلیم یافتہ عورت، جس کے ساتھ یہ اضافی پیچیدگی بھی تھی کہ وہ یونیورسٹی کی گریجویٹ تھی اور معاشرے کے مسلّمہ ڈھانچے میں پوری طرح رچی بسی ہوئی۔

یہی اُن کا معمول تھا۔ یہ ٹھیک وہی چیز تھی جسے میں نے ہمیشہ ایک طرف رکھا تھا اور اپنی زندگی سے باہر کر دیا تھا۔

اپنے خاندان کی دونوں عورتوں سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ میں کبھی نہ جیتتا۔ اس لیے نہیں کہ وہ حق پر تھیں، بلکہ مزاج کی وجہ سے۔ مجھے ہارنا ہمیشہ سے پسند تھا۔ انہیں یہ کبھی معلوم نہ ہوا۔

اگست کی ایک دم گھونٹ دینے والی رات تھی۔ میں نے رات کا کھانا چھوڑ دیا تھا، اپنے آپ کو یہ ثابت کرنے کا ایک اور طریقہ کہ میں قربت اور کھانے دونوں پر قابو پا چکا ہوں، کہ ایک تیز آواز نے مجھے جگا دیا۔

میں نے سوچا کتنا ہو گا، میرا امریکی لیبراڈور، ایسی آواز کا واحد منطقی ذریعہ۔ مگر میں غلط تھا۔

جب میں کھانے کے کمرے میں پہنچا تو میں نے اُسے سرخ آرام کرسی پر اپنی ادھوری مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔

میں اُسے جانتا تھا۔

وہ بوسٹن کا بھوت تھا۔

اُس نے کمرے کے دوسرے سرے سے ایک پرانے دوست کی طرح مجھے سلام کیا اور فوراً شکایت کی کہ اُسے سعودی کلابریا تک سفر کرنا پڑا۔ پینتالیس ڈگری سیلسیس اُس کے لیے بھی حد سے زیادہ تھا، اور میں نے ٹھنڈے ساحل چھوڑنے پر مجبور ہونے سے اُس کا موڈ کچھ بہتر نہیں ہوا تھا۔

اُس نے مجھے اُن تین کہانیوں کی یاد دلائی جو میں نے Gillettenarrative کے فینٹسی والے حصے میں شائع کی تھیں۔ اُس نے کہا کہ دست شناس نے اُس کے بہت سے ساتھیوں کو محظوظ کیا تھا، اور اُن میں سے کچھ سوچ رہے تھے کہ یہ سب کب ہوا تھا۔

مجھے اگلا حصہ لکھنے کی کوئی خواہش نہیں تھی، سو اُسے تسلی دینے کے بعد میں نے پوچھا کہ وہ میرے گھر کیوں آیا ہے۔

”میں کسی اور وجہ سے آیا ہوں،“ اُس نے جواب دیا۔

ملاقات کی نوعیت نہ روحانی تھی، نہ جادوئی، نہ باطنی، نہ ادارتی، نہ ادبی، نہ مالی۔ P&G میں کسی سے اُس کا کوئی معاہدہ نہیں تھا۔ وہ بس مجھے میری اپنی کہانی سنانا چاہتا تھا، یہ سمجھانا کہ میں کون ہوں، اور میرا وہ حصہ ظاہر کرنا جسے میں نہیں جانتا تھا۔

میں نے صاف کر دیا کہ اگر بات بشریاتی، نسب ناموں کی یا امراض نسوان کی ہو گئی تو میں ایک پیسہ نہیں دوں گا۔ میں کسی چیز کی رکنیت نہیں

لوں گا۔ مجھے یہ جانے کی ضرورت نہیں تھی کہ میرا تعلق کسی اشرافیہ ذات سے ہے یا کسی قدیم گھرانے سے۔

جو میں پہلے سے تھا، وہی ہونا کافی لگتا تھا۔

”تمہارا جِد امجد جارجیائی تھا،“ اُس نے کہا۔ ”ایک ایسی قوم جو مدتوں سے روسیوں کے ساتھ کشیدگی میں جیتی آئی ہے۔ سنجیدہ، باریک بین لوگ۔ جنگ کے رسیا نہیں۔ بس زندگی سے محبت کرنے والے۔“

”خوش آمدید،“ میں نے جواب دیا۔ ”اب کہانی دلچسپ ہو رہی ہے۔“

”تم واقعی ایک شاندار حرامزادے ہو، Blade frega،“ بھوت نے کہا۔ ”تم نے اپنی جڑوں کے بارے میں جو لکھا، اُس کا ایک حصہ سچ ہے۔ وہی جبلّت جو ہمیشہ تمہاری رہنمائی کرتی ہے۔ مگر اب میں تمہیں وہ بتانے والا ہوں جو تم کبھی لکھ ہی نہیں سکتے تھے، کیونکہ تم اسے جانتے نہیں تھے۔“

اُس نے دوسری سرخ آرام کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

”بیٹھ جاؤ۔ یہاں کوئی فال نکالنے والی نہیں۔ ہم اکیلے ہیں۔ آؤ ایک دوسرے کو ٹھیک سے دیکھیں اور ایک دوسرے کو تھوڑا بہتر سمجھیں۔“

فرڈیننڈو فریگا

 Gillette Man